محمد ذکوان ندوی

قرآن کا ایک اسلوب

قرآن کا انداز یہ ہے کہ وہ معروف قسم کے فلسفیانہ اور دانش ورانہ اسلوب میں کلام نہیں کرتا۔ یہی احادیث و آثار کا معاملہ ہے۔ یہ خود پڑھنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ تدبر کے ذریعے سے اُس کے معنوی حقائق کو دریافت کرے۔ قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ساری بات خود بتانے کے بجاے لوگوں کو تدبر کی دعوت دیتا ہے۔ تاہم اُس کا اسلوب ایسا ہے جس کو ہر آدمی سمجھ سکے، خواہ وہ عامی ہو یا غیر عامی۔

مثلاً اِس بات کو واضح کرنے کے لیے کہ دنیا کے متعلق اُس کا تصور کیا ہے، قرآن میں آپ کو 'تصور' (concept) جیسے الفاظ نظر نہیں آئیں گے، بلکہ وہ ایسے اسلوب میں اپنا نقطۂ نظر بیان کرے گا کہ ایک سنجیدہ آدمی پڑھتے ہی اُس کو سمجھ لے اور جس قدر وہ اُس پر تدبر کرے، اتنا ہی اُس کی معنویت اور گہرائی اُس پر روشن ہوتی چلی جائے —— فہم قرآن کے باب میں اِس پہلو کو ملحوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

قرآن کے دو مقام پر اِس حقیقت کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

۱۔ 'فَاَمَّا مَنۡ طَغٰی. وَاٰثَرَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا. فَاِنَّ الۡجَحِیۡمَ هِیَ الۡمَاۡوٰی' (النازعات ۷۹: ۳۷-۳۹)، یعنی جس نے سرکشی کا طریقہ اختیار کیا اور دنیا کی زندگی کو فوقیت دی تو بلاشبہ جہنم ہی اُس کا ٹھکانا ہو گا۔

۲۔ 'بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا. وَالۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی' (الاعلیٰ ۸۷: ۱۶-۱۷)، یعنی تمھارا اصل مسئلہ یہ نہیں کہ آخرت تمھارے لیے ناقابل فہم ہے، بلکہ اصل یہ ہے کہ تم آخرت کی ابدی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی وقتی اور فانی زندگی کو ترجیح دے رہے ہو، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آخرت دنیا سے زیادہ بہتر بھی ہے

اور پایدار بھی۔

مذکورہ آیات میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اِن کا بنیادی مفہوم بالکل واضح ہے۔ تاہم اِس پر تدبر کیا جائے تو دو مزید حقیقتیں آشکارا ہوتی ہیں:

ایک یہ کہ قرآن میں دنیا کا تصور یہ نہیں ہے کہ آدمی ترک دنیا کا طریقہ اختیار کرکے اُس سے بالکل دست بردار ہو جائے، بلکہ اُس کا مطالبہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کے بجاے اُس کو صرف اُسی قدر اہمیت دے، جتنی کہ فی الحقیقت اُس کو دینا چاہیے۔ وہ دنیا کو عیش کا ابدی گھر سمجھنے کے بجاے اُسے تیاری کا ایک وقتی مرحلہ سمجھے۔ ایک مشہور روایت میں اِس حقیقت کو انتہائی خوبی کے ساتھ اِس طرح بیان کیا گیا ہے: 'اِعْمَلْ لدُنیاک بِقَدْرِ مَقامِک فیها، واعْمَلْ لِآخِرَتِک بِقَدْرِ بَقائِک فیها'[1]، یعنی دنیا کے لیے اتنا عمل کرو جتنا دنیا میں تم کو رہنا ہے، اور آخرت کے لیے اتنا عمل کرو جتنا آخرت میں تم کو رہنا ہے۔

اِسی حقیقت کو ایک ارشاد رسول میں اِس طرح بیان کیا گیا ہے: 'عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: "مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِه، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَه أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوْا مَايَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى"'[2]، یعنی سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا کو محبوب بنایا، اُس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت کو محبوب بنایا، اُس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا۔ پس تم فنا ہو جانے والی چیز کے مقابلے میں باقی رہنے والی چیز کو ترجیحی حیثیت سے اختیار کرو۔

دوسرے یہ کہ آدمی کا اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا سے فائدہ اٹھاتا یا دنیوی سرگرمیوں میں دل چسپی لیتا ہے۔ اِس کے برعکس، آدمی کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ کر اُسے خدا اور آخرت پر ترجیح دیتا ہے اور اِس طرح وہ 'حب عاجلہ' (القیامہ ۷۵: ۲۰-۲۱) کا شکار ہو کر حیات و کائنات سے متعلق ابدی حقائق کو فراموش کر دیتا ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نسبت سے روایت ہے کہ ایک بار انھوں نے یہ آیت 'فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا' پڑھی تو پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے کیوں دنیا کی اِس زندگی

۱۔ تفسیر روح البیان، اسماعیل حقی ۸/ ۲۵۔

۲۔ احمد، رقم ۱۹۶۹۷۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کو آخرت پر ترجیح دے رکھی ہے؟ پھر اِس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اِس کا سبب دنیا کی خوش گواری، کھانا پینا اور آدمی کے سامنے اِس کی لذت و رونق کی موجودگی اور اُس کا جلد ہی قابل حصول بن جانا ہے۔ اِس کے برعکس، آخرت ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ چنانچہ ہم نے جلد مل جانے والی چیز کو لے لیا اور بدیر ملنے والی چیز کو چھوڑ دیا:

وعن ابن مسعود أنّه قرأ هذه الآية، فقال: أتدرون لمَ آثرنا الحياةَ الدنيا على الآخرة؟ لأنّ الدنيا حُضِرتْ، وعُجِّلَتْ لنا طيّباتُها وطعامُها وشرابُها، ولَذّاتُها وبَهْجَتُها، والآخرةُ غِيبتْ عنّا، فأخَذْنا العاجِل، وتَرَكْنا الآجِل. (تفسير القرطبّی ۲۱/۲۰)

اسلوب سے متعلق اگر مذکورہ پہلو کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو قرآن آدمی کو یا تو محض ایک سادہ قسم کی واعظانہ کتاب نظر آئے گا جس میں اعلیٰ دماغ کے لیے کوئی گہرائی اور اپیل نہ ہو، یا وہ قرآن کو پڑھ کر عام دانش ورانہ انداز میں اُس کی توجیہ اور معنویت تلاش کرنے کی ناکام کوشش کرے گا۔ تاہم اگر اِس اسلوب کا لحاظ رکھا جائے تو قرآن کا ایک سچا طالب علم بہ آسانی اُس کے مطلوب تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کا یہ اسلوب اُس کا ایک عجیب اعجاز ہے۔ اِسی کے ذریعے سے اُس کی صداقت کھلتی اور اُس کے رموز آشکارا ہوتے ہیں۔ اِسی کے ذریعے سے قرآن آدمی پر اپنے فلسفہ و حکمت اور اپنے قانون و شریعت کے اسرار کھولتا اور انسانی ذہن کو روشنی اور رہنمائی عطا کرتا ہے۔

[لکھنؤ، ۲۰/ مارچ ۲۰۲۱ء]

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"